Journal of Religion & Society **(JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

The LGBTQ Movement and Islamic Perspectives: A Critical Analysis

LGBTQ تحریک اور اسلامی نظریات:ایک تنقیدی تجزیہ

Ahmad Fuzail Ibn Saeed
Lecturer, Department of Islamic Studies Virtual University of Pakistan
ahmad.fuzail@vu.edu.pk
Dr. Nayab Gul
Department of Islamic Studies Virtual University of Pakistan
nayab.gul@vu.edu.pk
Huma Bukhari
Mphil Scholar Minhaj University Lahore
HumaNafees.hn@gmail.com

Abstract

The LGBTQ (Lesbian, Gay, Bisexual, Transgender, Queer) movement has emerged as a global socio-political and ideological phenomenon, advocating for redefined notions of human rights, sexual orientation, and gender identity. This research aims to critically analyse the foundations, objectives, and implications of the LGBTQ movement in light of Islamic teachings. The study explores the conceptual and legal framework of Islam concerning gender and sexuality, drawing upon the Qur'an, Sunnah, classical jurisprudence, and traditional Islamic values. Furthermore, it examines the ideological influence of Western liberal discourse on Muslim societies and assesses the intellectual and ethical challenges posed by such movements. The paper concludes with recommendations on how Muslim communities can respond to these challenges with wisdom, moderation, and adherence to Islamic ethical principles, while maintaining a constructive and principled engagement with global discourses.

Keywords: *LGBTQ, Islamic Perspectives, Gender Identity, Critical Analysis, Shariah, Social Movements, Muslim Societies.*

LGBTQ (Lesbian, Gay, Bisexual, Transgender, Queer) تحریک کا بنیادی مقصد ان افراد کے حقوق کا تحفظ اور سماجی قبولیت ہے جو روایتی صنفی شناخت یا جنسی رجحان سے مختلف ہیں۔ یہ تحریک مغربی دنیا میں آزادی، مساوات اور شخصی حقوق کے نعروں کے تحت فروغ پا رہی ہے۔ اسلام کا اخلاقی اور معاشرتی نظام اس حوالے سے واضح اصول اور تعلیمات فراہم کرتا ہے جو LGBTQ کے بنیادی نظریات سے متصادم ہیں۔

LGBTQ تحریک ایک سماجی، ثقافتی اور سیاسی تحریک ہے جس کا مقصد Lesbian(ہم جنس پرست خواتین)، Gay(ہم جنس پرست مرد)، Bisexual(دوطرفہ جنسی رجحان رکھنے والے افراد)، اورTransgender(جنس تبدیل کرنے والے افراد) اور "Queer"(جن کی جنسی یا صنفی شناخت روایتی تعریف سے مختلف ہو) کے حقوق کا تحفظ اور معاشرتی قبولیت حاصل کرنا ہے۔اس تحریک نے بنیادی طور پر مغربی معاشروں میں اٹھان پکڑی اور آج یہ ایک عالمی سطح کی تحریک بن چکی ہے۔

تحریک کی ابتدا

LGBTQ تحریک کی بنیاد بیسویں صدی کے وسط میں رکھی گئی، جب مغربی معاشروں میں جنسی آزادی، شخصی حقوق، اور اظہارِ رائے کی لہر اٹھی۔ 1969ء میں امریکہ کے شہر نیویارک میں "Stonewall Riots" (اسٹون وال فسادات) کو اس تحریک کا سنگِ میل سمجھا جاتا ہے۔ اس واقعے کے بعد دنیا بھر میں ہم جنس پرست افراد نے اپنے حقوق کے لیے منظم جدوجہد شروع کی۔

تحریک کے مقاصد:

- ہم جنس پرستی کی قانونی حیثیت کا حصول۔
- شخصی آزادی اور جنسی شناخت کے مطابق زندگی گزارنے کا حق۔
- معاشرتی قبولیت اور امتیازی سلوک کا خاتمہ۔
- LGBTQ افراد کے ازدواجی حقوق (ہم جنس شادیوں) کا تحفظ۔
- تعلیمی اداروں اور میڈیا میں LGBTQ نظریات کی ترویج۔

آج دنیا کے کئی ممالک میں ہم جنس پرستی قانونی طور پر جائز قرار دی جا چکی ہے، اور LGBTQ افراد کو مساوی شہری حقوق دیے جا رہے ہیں۔ امریکہ، برطانیہ، کینیڈا، اور یورپی ممالک میں LGBTQ تحریک بہت زیادہ طاقتور ہو چکی ہے، جبکہ اسلامی دنیا اور روایتی مشرقی معاشروں میں یہ تحریک اب بھی شدید تنقید اور مزاحمت کا سامنا کر رہی ہے۔

LGBTQ کمیونٹی کا علامتی پرچم قوس و قزح (Rainbow Flag) ہے، جسے تنوع، آزادی، اور جنسی رجحانات کی وسعت کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

تحریک کے اثرات:

مغربی معاشروں میں خاندانی نظام میں تزلزل۔

تعلیمی نصاب میں LGBTQ مواد کی شمولیت۔

مذہبی اور اخلاقی اقدار پر سوالات۔

عالمی سطح پر "LGBTQ Rights" کا ایجنڈا انسانی حقوق کی زبان میں پیش کیا جانا۔

LGBTQ تحریک بنیادی طور پر ایک مغربی سماجی انقلاب ہے جو شخصی آزادی، جنسی شناخت، اور مساوی حقوق کے نعروں پر استوار ہے۔ تاہم، اسلامی تعلیمات، روایتی اقدار، اور مشرقی تہذیب اس تحریک کے کئی اصولوں کو اخلاقی، فطری اور دینی لحاظ سے ناقابل قبول قرار دیتی ہیں۔

اسلامی تعلیمات میں ہم جنس پرستی کی مذمت

اسلام ایک ایسا کامل دین ہے جو انسانی فطرت کے عین مطابق ہے۔ اس میں نہ صرف فرد کی اخلاقی اور روحانی تربیت کا اہتمام کیا گیا ہے بلکہ معاشرتی نظام کے تحفظ کے لیے بھی جامع ہدایات موجود ہیں۔ ہم جنس پرستی (Homosexuality) کو اسلام میں کھلی بے حیائی اور سخت حرام عمل قرار دیا گیا ہے، جو انسانی فطرت، اخلاق، اور خاندانی نظام کے سراسر خلاف ہے۔

قرآن مجید میں ہم جنس پرستی کی مذمت

اسلام میں سب سے واضح مذمت قوم لوط کے واقعہ کے ذریعے بیان کی گئی ہے، جہاں ہم جنس پرستی کرنے والی قوم پر اللہ تعالیٰ نے اپنا سخت عذاب نازل فرمایا۔

سورۃ الأعراف میں فرمایا:

وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُم بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِينَ [i]

"اور (ہم نے) لوط (علیہ السلام) کو (بھی) بھیجا، جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا: کیا تم ایسی بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان والوں میں سے کسی نے نہیں کی تھی؟"

اسی طرح سورۃ الشعراء میں فرمایا:

أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ، وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُم مِّنْ أَزْوَاجِكُم [ii]

"کیا تم مردوں کے پاس آتے ہو دنیا کے لوگوں میں سے؟ اور چھوڑ دیتے ہو وہ (عورتیں) جو تمہارے رب نے تمہارے لیے پیدا کی ہیں؟"

قرآن مجید کی متعدد آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم جنس پرستی اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہایت قبیح عمل ہے جس کی سزا دنیا و آخرت دونوں میں سخت ہے۔

احادیث میں ہم جنس پرستی کی مذمت

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے:

مَن وَجَدتُموهُ يَعمَلُ عَمَلَ قَومِ لُوطٍ، فاقتلوا الفاعلَ والمفعولَ بهِ [iii]

"جس شخص کو تم قومِ لوط کا عمل (ہم جنس پرستی) کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔"

یہ گناہ اللہ کا غضب ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أخوف ما أخاف على أمتي عمل قوم لوط [iv]

"جس عمل سے میں اپنی امت کے بارے میں سب سے زیادہ ڈرتا ہوں، وہ قومِ لوط کا عمل ہے۔"

علمائے امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ ہم جنس پرستی کبیرہ گناہ ہے، اور اسلامی قانون میں اس کی سخت سزا مقرر ہے۔ فقہائے کرام نے کہا ہے کہ:

- بعض کے نزدیک اس کی حد قتل ہے۔
- بعض کے نزدیک اس کی حد زنا کے برابر ہے (سنگسار یا کوڑے)۔
- سب کے نزدیک یہ معاشرتی طور پر انتہائی قبیح اور تباہ کن عمل ہے۔

مغربی LGBTQ تحریک کا جائزہ

LGBTQ تحریک انسانی آزادی اور شخصی حقوق کے نام پر معاشرتی ڈھانچے اور فطری حدود کو توڑنے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہ تحریک فرد کی خواہشات کو حتمی معیار سمجھتی ہے جبکہ اسلام میں حدود اللہ اور فطرت کا احترام لازم ہے۔

ڈاکٹر یوسف القرضاوی لکھتے ہیں:

"اسلام انسانی فطرت کے مطابق زندگی بسر کرنے کا نظام دیتا ہے، اور وہ تمام اعمال جو فطرت کو مسخ کرتے ہیں، اسلام میں سخت ممنوع ہیں۔ ہم جنس پرستی اس فطری توازن کو بگاڑتی ہے اور معاشرے میں اخلاقی انحطاط کا باعث بنتی ہے۔"(v)

LGBTQ تحریک مغربی معاشروں میں اٹھنے والی ایک فکری اور سماجی لہر ہے جس کا بنیادی نعرہ شخصی آزادی اور مساوات ہے۔ مغرب میں فرد کی آزادی کو مطلق درجہ حاصل ہے جس کے تحت ہر شخص کو اپنی جنسی شناخت اور طرزِ زندگی خود منتخب کرنے کا حق دیا جاتا ہے۔ مغربی دنیا نے ہم جنس پرستی، ہم جنس شادی، اور جنس کی تبدیلی جیسے اعمال کو قانونی حیثیت دے دی ہے اور انہیں انسانی حقوق کا حصہ بنا کر عالمی سطح پر تسلیم کروانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

اس تحریک کے اثرات مغربی معاشروں میں خاندانی نظام کی تباہی، اخلاقی بے راہ روی، اور فطری حدود کی پامالی کی صورت میں نمایاں ہو چکے ہیں۔ مغربی تعلیمی اداروں، میڈیا، اور ثقافتی سرگرمیوں کے ذریعے LGBTQ نظریات کو "معمول" کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے، جس سے نوجوان نسل کی ذہنی تشکیل خطرے میں پڑ گئی ہے۔ اقوامِ متحدہ اور دیگر عالمی ادارے LGBTQ حقوق کو انسانی حقوق کے برابر لا کر اسلامی معاشروں پر بھی نظریاتی دباؤ ڈال رہے ہیں تاکہ وہ اس ایجنڈے کو تسلیم کریں۔

اسلامی نقطہ نظر سے LGBTQ تحریک فطرت کے خلاف بغاوت اور اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ اسلام میں ہم جنس پرستی سخت حرام عمل ہے، جو قرآن و سنت میں قوم لوط کی تباہی کے حوالے سے واضح طور پر مذموم قرار دیا گیا ہے۔ اسلامی مفکرین نے اس تحریک کو اخلاقی زہر اور خاندانی نظام کے لیے تباہ کن قرار دیا ہے اور مسلمانوں کو اس فتنہ سے اپنے معاشروں اور نسلوں کی حفاظت کا تاکیدی حکم دیا ہے۔ اسلامی تعلیمات اس باطل تحریک کا نظریاتی اور اخلاقی سطح پر بھرپور رد پیش کرتی ہیں۔

اسلامی مفکرین کی تنقید

اسلامی مفکرین نے مغربی LGBTQ تحریک کو صرف ایک معاشرتی مسئلہ نہیں بلکہ ایک فکری اور اخلاقی سازش قرار دیا ہے، جو اسلامی معاشروں کی بنیادوں کو متزلزل کرنے کی ایک منظم کوشش ہے۔ سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ اس حوالے سے فرماتے ہیں:

"LGBTQ جیسی تحریکیں انسان کو اس کی فطری ساخت سے کاٹ کر خواہشات کا غلام بناتی ہیں۔ اگر مسلمان اس فکری یلغار کے سامنے بند نہ باندھیں تو ان کی اخلاقی اور خاندانی زندگی برباد ہو جائے گی۔ قومِ لوط کے انجام کو فراموش کرنے والے، اپنے انجام کے خود ذمہ دار ہوں گے۔" (vi)

سید قطبؒ مغربی معاشرت کی گمراہی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"مغربی تہذیب جنسی آزادی کے نام پر جو راستہ دکھا رہی ہے وہ انسانی ضمیر اور اخلاق کو تباہ کرنے کا راستہ ہے۔ یہ راستہ نہ صرف فرد کو برباد کرتا ہے بلکہ خاندانی نظام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتا ہے۔ قومِ لوط کا عمل مغربی معاشروں میں نہ صرف جائز ہے بلکہ اس پر فخر کیا جا رہا ہے جو اللہ کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔"

(فی ظلال القرآن: جلد2، ص45)

مولانا وحید الدین خانؒ مغربی سماج کے رویے پر تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"LGBTQ تحریک کی بنیاد دراصل مغربی شخصی آزادی کے اس تصور پر ہے جو اللہ کی بندگی کو تسلیم نہیں کرتا۔ اسلام میں آزادی حدود اللہ کے اندر ہے۔ مغربی آزادی جسے LGBTQ کی صورت میں پیش کیا جا رہا ہے، وہ فطرت شکنی ہے اور ایک مہلک فتنہ ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ علم، حکمت اور شعور کے ساتھ اس فتنہ کا رد کریں۔" (vii)

شیخ صالح الفوزان لکھتے ہیں:

"ہم جنس پرستی دنیا و آخرت کی بربادی ہے۔ جو لوگ اس گناہ کے دفاع میں کھڑے ہوتے ہیں وہ دراصل اللہ کے غضب کو دعوت دیتے ہیں۔ اسلامی معاشرے میں اس عمل کی کوئی جگہ نہیں۔ یہ مغرب کی طرف سے مسلط کیا گیا فتنہ ہے اور مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اس کے خلاف اپنی نسلوں کی حفاظت کریں۔" (viii)

عصر حاضر کے مسلم علماء کا اس بات پر مکمل اتفاق ہے کہ LGBTQ تحریک اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے۔ یہ تحریک مغربی شخصی آزادی کے باطل تصور پر مبنی ہے جو اللہ کی حدود کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ علماء کا کہنا ہے کہ ہم جنس پرستی، جنس کی تبدیلی اور جنسی آزادی جیسے نظریات فطرت شکنی، اخلاقی بگاڑ، اور خاندانی نظام کی تباہی کا سبب ہیں۔

ڈاکٹر یوسف القرضاویؒ، سید مودودیؒ، مولانا وحید الدین خانؒ، شیخ صالح الفوزان جیسے علماء نے واضح طور پر اس تحریک کو مہلک فتنہ، مغربی سازش، اور انسانی اقدار کی بربادی قرار دیا ہے اور مسلمانوں کو خبردار کیا ہے کہ وہ علمی، فکری، اور تربیتی سطح پر اس باطل نظریے کا شعوری رد کریں۔

عصر حاضر کے چیلنجز اور اسلامی موقف

عصر حاضر میں مغربی LGBTQ تحریک ایک بڑا فکری، اخلاقی اور معاشرتی چیلنج بن کر ابھری ہے۔ یہ تحریک صرف ایک مخصوص طبقے کے حقوق کی بات نہیں کر رہی بلکہ یہ ایک عالمی نظریاتی جنگ ہے جو اسلامی معاشروں کی فکری بنیادوں، اخلاقی اقدار، خاندانی نظام اور دینی تعلیمات کو براہ راست نشانہ بنا رہی ہے۔ اس تناظر میں امت مسلمہ کو جن چیلنجز کا سامنا ہے، وہ درج ذیل ہیں:

1. فکری اور نظریاتی چیلنج

LGBTQ تحریک مغرب کے "شخصی آزادی" کے فلسفے پر مبنی ہے، جو اللہ کی مقرر کردہ حدود کو توڑنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اس تحریک نے "My body, my choice" جیسے نظریات کو فروغ دے کر مسلم نوجوانوں کے ذہنوں میں یہ سوال پیدا کر دیا ہے کہ کیا دین ان کی خواہشات پر پابندی لگا سکتا ہے؟

یہ فکری جنگ الحاد (Atheism)، لبرل ازم، اور سیکولرزم کے ساتھ مل کر اسلامی اقدار کے لیے براہ راست خطرہ بن چکی ہے۔

2. اخلاقی اور خاندانی چیلنج

LGBTQ تحریک نے ہم جنس پرستی، جنسی آزادی، اور جنس کی تبدیلی کو انسانی حقوق کا حصہ بنا کر مسلم نوجوانوں کو اخلاقی بے راہ روی کی طرف مائل کرنا شروع کر دیا ہے۔

فحاشی، عریانی، اور ہم جنس پرستی کو میڈیا، انٹرنیٹ اور تعلیمی نصاب کے ذریعے "نارمل" بنا کر پیش کیا جا رہا ہے، جس کی وجہ سے اسلامی خاندانی نظام شدید خطرے میں ہے۔

3. تعلیمی اور ثقافتی چیلنج

مغربی تعلیمی اداروں اور بین الاقوامی تنظیموں کے ذریعے LGBTQ نظریات مسلم ممالک کے نصاب اور میڈیا میں داخل کیے جا رہے ہیں۔ بچوں کے کارٹونز، فلموں، اور نصاب میں LGBTQ کردار شامل کر کے ذہن سازی (Brainwashing) کا عمل کیا جا رہا ہے۔ یہ ایک ثقافتی یلغار (Cultural Invasion) ہے جو مستقبل کی مسلم نسلوں کے لیے شدید خطرہ بن چکی ہے۔

ڈاکٹر یوسف القرضاویؒ فرماتے ہیں:

"یہ ثقافتی یلغار ہماری فطرت، ایمان اور اقدار کو خاموشی سے تباہ کر رہی ہے، اور اگر ہم نے علمی و فکری مزاحمت نہ کی تو ہم اپنی شناخت کھو بیٹھیں گے۔" [ix]

4. سیاسی اور قانونی چیلنج

بین الاقوامی قوانین اور اقوامِ متحدہ جیسے ادارے LGBTQ حقوق کو عالمی انسانی حقوق کا حصہ بنانے پر زور دے رہے ہیں، اور مسلم ممالک پر دباؤ بڑھ رہا ہے کہ وہ ان قوانین کو تسلیم کریں۔ کئی مسلم ممالک میں NGOs اور مغربی سفارت خانے LGBTQ نظریات کی پشت پناہی کر رہے ہیں، جو اسلامی قانون، شریعت اور اخلاقی نظام کے لیے براہ راست چیلنج ہے۔

مغربی LGBTQ تحریک پر اسلامی موقف

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو انسانی فطرت، اخلاق، اور معاشرتی نظام کی مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلام میں LGBTQ تحریک کی بنیادی نظریات یعنی ہم جنس پرستی، جنس کی تبدیلی اور جنسی آزادی کو سختی سے رد کیا گیا ہے۔ اسلامی شریعت نے ان افکار کو فطرت کے خلاف، اخلاقی بگاڑ اور انسانی معاشرے کے لیے زہر قاتل قرار دیا ہے۔ عصر حاضر میں جب LGBTQ تحریک کو انسانی حقوق کی شکل دے کر مسلط کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے، تو اسلام اس تحریک کے تمام پہلوؤں کی علمی، فقہی اور اخلاقی بنیاد پر مخالفت کرتا ہے۔

1. ہم جنس پرستی کا اسلامی حکم

اسلام میں ہم جنس پرستی کو صریح حرام قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید نے قومِ لوط کے قصے کو بار بار بیان کر کے اس عمل کی قباحت اور اللہ کے سخت عذاب کو واضح کیا ہے۔

بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ [x]

"بلکہ تم لوگ جاہل قوم ہو۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَن وَجَدتُموهُ يَعمَلُ عَمَلَ قَومِ لُوطٍ، فاقتلوا الفاعلَ والمفعولَ بهِ [xi]

"جس شخص کو تم قومِ لوط کا عمل کرتے ہوئے پاؤ، فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔"

اسلامی فقہاء کا اجماع ہے کہ ہم جنس پرستی کبیرہ گناہ ہے اور اسلامی معاشرے میں اس کی کوئی گنجائش نہیں۔

2. جنس کی تبدیلی پر اسلامی موقف

اسلام کے مطابق انسان کی جنس اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہے اور کسی کو یہ اختیار نہیں کہ وہ اپنی پیدائشی جنس کو خود تبدیل کرے۔

لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ [xii]

"اللہ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں۔"

فقہائے اسلام کے مطابق غیر ضروری جنس کی تبدیلی (جو طبی مجبوری نہ ہو) فطرت میں بغاوت اور شریعت کی سنگین خلاف ورزی ہے۔ صرف خنثیٰ (دوہری جنسی علامات رکھنے والے افراد) کے مخصوص شرعی مسائل میں طبّی اصلاح کی گنجائش ہے، لیکن جنس کی تبدیلی بطور خواہش سراسر حرام ہے۔

3. اسلامی معاشرت اور خاندانی نظام کا تحفظ

اسلامی معاشرہ خاندان کی بنیاد پر استوار ہے، اور خاندان صرف مرد اور عورت کے نکاح سے وجود میں آسکتا ہے۔ ہم جنس پرستی اور LGBTQ نظریات خاندانی نظام کو تباہ کرتے ہیں، جو کہ اسلامی معاشرت کی جڑ ہے۔

مولانا مودودیؒ فرماتے ہیں:

"اسلام کا خاندانی ڈھانچہ فطری اصولوں پر مبنی ہے، اسے غیر فطری رجحانات سے محفوظ رکھنا دینی فریضہ ہے۔" (xiii)

اسلام کا موقف ہے کہ نسل کی بقا، معاشرتی استحکام، اور اخلاقی تربیت کے لیے مرد اور عورت کے درمیان جائز رشتہ (نکاح) ناگزیر ہے۔

4. شخصی آزادی کی حدود

اسلام شخصی آزادی کا قائل ہے مگر حدود اللہ کے اندر۔ مغرب جس آزادی کی بات کرتا ہے، اسلام اسے "خواہش پرستی" سمجھتا ہے۔

أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ (xiv)

"کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنالیا ہے؟"

اسلام کہتا ہے کہ حقیقی آزادی وہ ہے جو اللہ کی اطاعت کے دائرے میں ہو۔ LGBTQ تحریک کی آزادی در حقیقت نفس پرستی اور فطرت شکنی ہے جسے اسلام مکمل طور پر مسترد کرتا ہے۔

مذکورہ بالا گفتگو کا حاصل یہ ہے کہ:

- ہم جنس پرستی: حرام اور کبیرہ گناہ
- جنس کی تبدیلی: فطرت میں بغاوت اور شرعاً ناجائز
- خاندانی نظام: مرد و عورت کے نکاح پر مبنی واحد درست ادارہ
- شخصی آزادی: اللہ کی حدود کے اندر جائز، خواہش پرستی ناقابل قبول

اسلامی تعلیمات میں LGBTQ تحریک اخلاقی زہر، معاشرتی فساد، اور فطری بگاڑ کی نمائندہ ہے۔ مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس تحریک کا علمی، فکری، اور اخلاقی سطح پر شعوری رد کریں، اپنی نسلوں کی اسلامی تربیت کریں اور خاندانی نظام کا تحفظ کریں۔

ماحصل

LGBTQ تحریک اور اسلامی نظریات میں واضح تضاد ہے۔ جہاں اسلام فطری نظام، عفت و عصمت اور خاندانی ادارے کے تحفظ کا علمبردار ہے، وہیں LGBTQ تحریک انسانی خواہشات کو قانونی اور سماجی درجہ دلانے کی کوشش ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اس تحریک کو علمی بصیرت اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں سمجھیں اور اس کا مثبت انداز میں سدباب کریں۔

LGBTQ تحریک مغربی معاشروں میں ابھرنے والی ایک ایسی فکری اور سماجی تحریک ہے جو ہم جنس پرست، دو جنسی رجحان رکھنے والے اور جنس تبدیل کرنے والے افراد کے حقوق کی حمایت کرتی ہے۔ یہ تحریک شخصی آزادی، مساوات اور "انسانی حقوق" کے نام پر دنیا بھر میں پھیل رہی ہے اور اسلامی معاشروں پر بھی نظریاتی دباؤ ڈال رہی ہے۔ مغربی دنیا اسے جدیدیت اور ترقی کا حصہ سمجھتی ہے جبکہ در حقیقت یہ تحریک فطری نظام، اخلاقی اقدار اور خاندانی ڈھانچے کے لیے شدید خطرہ بن چکی ہے۔ میڈیا، تعلیمی اداروں اور بین الاقوامی تنظیموں کے ذریعے LGBTQ نظریات کو مسلم نوجوانوں کے ذہنوں میں داخل کیا جارہا ہے جس سے اسلامی معاشرتی اقدار کو زبردست چیلنج درپیش ہے۔

اسلامی تعلیمات میں LGBTQ تحریک کے بنیادی افکار جیسے ہم جنس پرستی اور جنس کی تبدیلی کو قطعی طور پر حرام اور فطرت کے خلاف قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں قوم لوط کا ذکر ان کے قبیح عمل کے سبب اللہ کے عذاب کی مثال کے طور پر کئی مقامات پر آیا ہے۔ اسلامی مفکرین جیسے سید

مودودیؒ، یوسف القرضاویؒ، سید قطبؒ اور دیگر علماء اس تحریک کو اخلاقی زہر، خاندانی نظام کی تباہی اور دینی اقدار پر حملہ تصور کرتے ہیں۔ اسلام شخصی آزادی کو شریعت کی حدود میں جائز سمجھتا ہے اور مغربی طرز کی مادر پدر آزادی کو خواہش پرستی اور اخلاقی فساد قرار دیتا ہے۔ لہٰذا اسلامی موقف یہ ہے کہ LGBTQ تحریک کا فکری، اخلاقی اور سماجی سطح پر بھرپور شعوری رد کیا جائے اور اسلامی خاندانی نظام کی حفاظت کی جائے۔

حوالہ جات

---

[i]: القرآن، الأعراف:80

[ii]: القرآن، الشعراء:165-166

[iii]: ترمذی، محمد بن عیسی،(س ن)السنن بیروت، دار الکتب، رقم: 1456

[iv]: ترمذی، محمد بن عیسی،(س ن)السنن بیروت، دار الکتب، رقم: 1457

[v]: القرضاوی، یوسف،(2015ء)، الحلال والحرام فی الاسلام، مصر، دار الرسالہ، ص:173

[vi]: مودودی ، ابوالاعلیٰ،(س ن) ، اسلامی تہذیب کے اصول ومبادی، لاہور، ادارہ ترجمان القرآن، ص: 88

[vii]: خان، وحید الدین (س ن)، اسلام دورِ جدید کے چیلنجز، لاہور، دار السلام، ص: 123

[viii]: صالح الفوزان،(س ن)، المنتقی من فتاوی الفوزان، سعودیہ، دار ابن الجوزی، ج: 3، ص: 152

[ix]: القرضاوی، یوسف،(2015ء)، الحلال والحرام فی الاسلام، مصر، دار الرسالہ، ص:173

[x]: القرآن، النمل:55

[xi]: ترمذی، محمد بن عیسی،(س ن)السنن بیروت، دار الکتب، رقم: 1456

[xii]: القرآن، الروم:30

[xiii]: مودودی ، ابوالاعلیٰ،(س ن) ، اسلامی تہذیب کے اصول ومبادی، لاہور، ادارہ ترجمان القرآن، ص: 89

[xiv]: القرآن، الجاثیہ: 23